REGD No. L. 5254 — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

پنجشنبہ ۲۷ شوال ۱۳۷۵ھ
فی پرچہ ۱۲ر

جلد ۴۵/۱۰ ۷ احسان ۱۳۳۵ ہش ۷ جون ۱۹۵۶ء نمبر ۱۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ حضور نے پچھلے دنوں صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا تھا۔

"طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ نماز پڑھانے کے لئے تکلیف اٹھا کر آجاتا ہوں۔ مگر کھڑے ہونے یا تشہد میں بیٹھنے میں ٹانگوں میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اور درد ہوتی رہتی ہے۔ احباب دعا کرتے رہیں۔ مری میں آکر فائدہ ہوا ہے۔ کہ ربوہ میں جو ٹہلنے کے لئے ایک احساس مجبوری پیدا ہوتا تھا۔ اس میں کمی ہے۔ اب کرسی پر بھی بیٹھ جاتا ہوں لیکن جس دن کوئی تشویش کی بات پیدا ہو اس دن ٹہلنے پر مجبور ہو جاتا ہوں۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو آج رات کئی راتوں کی بے خوابی کے بعد کچھ نیند آئی۔ نماز پر بھی بفضلہ تعالیٰ لے گئے ہیں۔ احباب حضرت میاں صاحب مدظلہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ آپ علاج کی غرض سے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مشرقی پاکستان میں ذخیرہ اندوزی کے خلاف مہم

ڈھاکہ ۶ جون۔ مشرقی پاکستان میں پچھلے نو دنوں کے اندر اندر ۲۰ ہزار من غلہ ضبط کر لیا گیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ۱۶ افراد کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ اب تک وہاں ۴ لاکھ ۸۰ ہزار من ذخیرہ کیا ہوا غلہ برآمد کیا جا چکا ہے۔

ربوہ کا موسم

ربوہ میں گذشتہ اتوار کے روز آندھی آنے کے بعد سے درجہ حرارت خاصہ کم ہو گیا ہے۔ کل مورخہ ۵ جون کو یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۷ اور کم سے کم ۸۳ تھا۔

فرانس نے ہر قسم کے چھوٹے ہتھیار مشرق وسطیٰ بھیجنے پر پابندی لگا دی

نیشنل اسمبلی میں موسیو موولے کی حکومت کے حق میں اعتماد کی قرارداد منظور ہو گئی

پیرس ۶ جون۔ فرانسیسی حکومت نے مشرق وسطیٰ کو ہر قسم کے چھوٹے ہتھیار مہیا کرنے پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت کے اس فیصلے کا اعلان کل نیشنل اسمبلی میں فرانسیسی وزیر خارجہ نے کیا۔ کل عام پالیسی پر بحث کے بعد نیشنل اسمبلی میں موسیو موولے کی حکومت کے حق میں اعتماد کی قرارداد منظور ہو گئی قرارداد کے حق میں ۲۷۱ اور اس کے خلاف ۲۵۹ ووٹ آئے۔ بہت سے ممبروں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ عام پالیسی پر بحث چار دن تک جاری رہی۔ بحث کے دوران وزیر اعظم موسیو موولے نے الجزائر سے متعلق بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی تجاویز مسترد کر دیں۔ اور کہا کہ الجزائر کا مسئلہ فرانس کا داخلی مسئلہ ہے۔ اس میں فرانس کسی بیرونی طاقت کی مداخلت برداشت نہیں کرے گا۔

— سیالکوٹ ۶ جون۔ گذشتہ ہفتہ کے روز یہاں زبردست آندھی آئی۔ آندھی کی زد میں آکر سات آدمی ہلاک ہو گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۸ جون بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں انشاء اللہ العزیز منعقد ہو گا۔ اس میں گذشتہ ٹورنامنٹ کے انعام بھی تقسیم کئے جائیں گے۔ نیز مکرم ملک ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین خدام سے خطاب فرمائیں گے۔ جملہ خدام مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا فرمائیں۔ اور اپنی تنظیم کے ساتھ اجلاس میں شمولیت فرمائیں۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

راولپنڈی۔ پشاور اور لاہور میں زبردست آندھی

مواصلات کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا

راولپنڈی ۶ جون۔ راولپنڈی پشاور اور لاہور میں کل شام پھر زبردست آندھی آئی۔ جس کی وجہ سے مواصلات کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا۔ راولپنڈی کے گرد و نواح میں بہت سے مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں درخت گر گئے اور ٹریفک بالکل بند ہو گئی۔ البتہ اس کی وجہ سے درجہ حرارت کافی کم ہو گیا ہے راولپنڈی میں آندھی کا زور سب سے زیادہ تھا۔ وہاں اس کی رفتار ۹۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ یاد رہے راولپنڈی میں اتوار کے روز جو آندھی آئی تھی۔ اس کی رفتار ۷۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ آندھی کے بعد بوندا باندی بھی ہوئی۔ اس مرتبہ بجلی کی کڑک نہیں تھی۔ جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ اتوار کے روز جو آندھی آئی تھی اس میں چودہ افراد کے ہلاک ہونے کی خبر آئی تھی۔ بعد کی اطلاع ہے کہ اتوار کے روز آندھی اور بجلی کی کڑک کے نتیجہ میں راولپنڈی کے دیہی علاقے میں ۴۸ اموات ہوئی ہیں۔ کل پشاور اور لاہور میں آندھی کی رفتار ۴۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ آندھی قریباً ۴۰ منٹ جاری رہی۔ جس کی وجہ سے ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

عدالتی تحقیقات کا حکم

ڈھاکہ ۶ جون۔ چاٹگام کے قریب سٹیمر کو جو حادثہ پیش آیا ہے۔ اس کے اسباب معلوم کرنے کے لئے عدالتی تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے۔ چاٹگام کے کمشنر تحقیقاتی کمیشن کے صدر ہوں گے۔ لاشوں کی تلاش آج پھر شروع کی جا رہی ہے۔ اس میں بعض اور جہاز بھی حصہ لیں گے۔

مشرقی پاکستان کے بارش زدہ علاقوں کیلئے امدادی اقدامات

ڈھاکہ ۶ جون۔ مشرقی پاکستان کے جن ضلعوں کو موسلا دھار بارشوں کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے۔ صوبائی حکومت نے ان میں کپڑا اور لوہے کی چادریں تقسیم کرنے کا اعلان کیا ہے اس کے لئے رقم وزیر اعلیٰ کے امدادی فنڈ میں سے دی جا رہی ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ رجون ۱۹۵۶ء

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی دوسری شادی

محترم چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے حال ہی میں فلسطین کے ایک شریف مہاجر خاندان کی لڑکی بشریٰ ربانی صاحبہ سے دمشق میں جو شادی کی ہے۔ اس کے تعلق میں ملکی اور غیر ملکی اخبارات میں بعض اعتراضات کئے گئے ہیں۔ ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ اس قسم کے نجی معاملات کو جو افراد کے ذاتی رجحانات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن میں اسلامی شریعت نے افراد کو اجازت دی ہے۔ کہ اپنے لئے جو رستہ مناسب خیال کریں۔ اختیار کر لیں۔ انہیں پبلک میں زیر بحث لایا جائے۔ لیکن چونکہ اعتراض کرنے والوں نے اعتراض کئے ہیں۔ اس لئے جہاں تک ہماری معلومات ہیں۔ اس تمام معاملہ کے مختصر کوائف درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ معلومات خود چودھری صاحب محترم کے ان خطوط پر مبنی ہیں۔ جو انہوں نے اپنے بعض دوستوں کو تحریر فرماتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بالکل پختہ اور صحیح ترین معلومات ہیں۔

ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ چودھری صاحب نے پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری شادی کیوں کی؟ تعجب ہے کہ یہ اعتراض مسلمان کہلانے والوں کی طرف سے کیا گیا ہے۔ حالانکہ اسلام نے حسب حالات چار بیویوں تک کی اجازت دی ہے۔ مگر چودھری صاحب کے معاملہ میں تو یہ صورت بھی نہیں تھی۔ کیونکہ وہ اپنی پہلی بیوی کو خود ان کی خواہش پر دسمبر ۱۹۵۵ء میں طلاق دے چکے تھے۔ جس کا باقاعدہ اعلان ۱۰ اپریل ۱۹۵۶ء کے الفضل میں ہوا۔

دوسرا اعتراض عمر کے فرق کا کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چودھری صاحب کی عمر ۶۵ سال کی ہے۔ اور لڑکی کی عمر صرف ۱۸ سال کی ہے۔ اول تو جہاں تک ہمیں علم ہے۔ یہ دونوں عمریں ہی واقعات کے خلاف ہیں۔ نہ تو محترم چودھری صاحب ۶۵ سال کے ہیں۔ اور نہ ہی لڑکی کی عمر اٹھارہ سال کی ہے۔ ابھی حال ہی میں بیگم لیاقت علی خاں صاحب مرحوم کا یہ بیان شائع ہوا ہے۔ کہ

"میں ان کی (یعنی چودھری صاحب موصوف کی) نئی بیگم سے مل چکی ہوں۔ وہ ۱۸ کی بجائے ۲۱ برس کی ہیں۔" (نوائے وقت ۳۰ رمئی ۱۹۵۶ء)

لیکن اگر ان عمروں میں کچھ تفاوت بھی ہو۔ تو پھر بھی کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ معاملہ تراضیٔ فریقین سے طے ہوا ہے۔ اور تراضیٔ فریقین سے طے ہونے والے معاملہ پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ علاوہ ازیں دنیا کی تاریخ میں بعض انبیاء اور کثیر التعداد صلحاء کی زندگی میں ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ جب بڑی عمر کے لوگوں نے نیک اغراض کے ماتحت بعض چھوٹی عمر کی لڑکیوں سے شادی کی۔ اور یہ شادی کامیاب اور بابرکت ثابت ہوئی۔ خود ہمارے آقا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے شادی کی۔ تو بخاری کی روایت کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر اس وقت صرف ۹ سال کی تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر قریباً چون ۵۴ پچپن ۵۵ سال کی تھی۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں بھی کثرت کے ساتھ یہ مثال نظر آتی ہے۔ کہ بڑی عمر میں پہنچ کر دوسری شادی کی۔ بلکہ بعض صحابہؓ کا تو یہاں تک عقیدہ تھا کہ تجرد کی حالت میں وفات پانا بے برکتی کا موجب ہے۔

تیسرا اعتراض مہر کے متعلق کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے۔ کہ چودھری صاحب نے شادی کا ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ حق مہر مقرر کیا ہے۔ حالانکہ ہمیں خود چودھری صاحب محترم کے ایک خط سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ مہر صرف دس ہزار شامی لیرا یعنی تیرہ ہزار چھ صد روپیہ پاکستانی مقرر ہوا ہے۔ یہ مہر چودھری صاحب کی حیثیت کے لحاظ سے ہرگز زیادہ نہیں بلکہ شاید کچھ کم ہی ہے۔

بعض اخباروں میں یہ اعتراض بھی چھپا ہے۔ کہ مہر کے علاوہ لڑکی کو بعض اور قیمتی تحائف بھی دیئے گئے ہیں۔ یہ اعتراض بھی بالکل بے بنیاد اور خلاف واقعہ ہے۔ شادی کے موقع پر تحائف کا دینا کوئی معیوب بات نہیں۔ بلکہ پسندیدہ بات ہے۔ لیکن چودھری صاحب موصوف کے خط سے ہی معلوم ہوا ہے۔ کہ مہر کے علاوہ کوئی قیمتی تحفہ نہیں دیا گیا۔ سوائے ایک انگوٹھی کے جس کی قیمت صرف ۵۵ روپیہ تھی۔

ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ چودھری صاحب کی نئی بیوی بشریٰ ربانی صاحبہ کی نسبت ان کے خالہ زاد بھائی کے ساتھ ہوئی ہوئی تھی۔ مگر چودھری صاحب کی تجویز کی وجہ سے اس نسبت کو توڑ کر چودھری صاحب سے شادی کر دی گئی۔ یہ اعتراض بھی سابقہ اعتراضوں کی طرح بالکل خلاف واقعہ ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ بشریٰ ربانی صاحبہ کی نسبت کسی زمانہ میں اپنے خالہ زاد بھائی سے ہوئی تھی۔ لیکن بشریٰ ربانی صاحبہ اس نسبت پر کبھی رضامند نہیں ہوئیں۔ بلکہ شروع سے ہی انہیں یہ رشتہ ناپسند تھا۔ اور وہ اپنے انکار پر مصر رہیں۔ اسی وجہ سے ہی یہ نسبت ٹوٹ گئی۔ اس نسبت کے ٹوٹنے کا چودھری صاحب محترم کی شادی کی تحریک کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔

جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ بشریٰ ربانی صاحبہ فلسطین کی رہنے والی ہیں۔ اور اسرائیلی حکومت کے بننے پر ۱۹۴۸ء میں ان کا خاندان دمشق کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ ان کے والد الشیخ سلیم محمد ربانی مرحوم حیفا کی جماعت کے ایک پرجوش رکن اور نہایت مخلص خادم سلسلہ تھے۔ آپ فروری ۱۹۵۱ء میں وفات پا گئے۔ بشریٰ ربانی صاحبہ کے بھائی محمود سلیم ربانی صاحب بھی نہایت سعید اور مخلص احمدی نوجوان ہیں۔ غرض یہ خاندان اور خود بشریٰ ربانی صاحبہ بھی بہت شریف۔ نیک اور اسلام اور احمدیت کی فدائی ہیں۔ ان کے ننھیال کا خاندان (قزق) بھی نہایت مخلص اور قدیمی احمدی خاندان ہے۔

محترم چودھری صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲۴ راپریل کو پاکستانی سفارت خانہ دمشق میں مکرم جناب سید منیر الحسنی صاحب امیر جماعت احمدیہ دمشق نے فرمایا۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ گو چودھری صاحب کی پہلی بیوی سے ایک لڑکی ہے۔ مگر کوئی اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔ اور نرینہ اولاد کی خواہش ہر نیک انسان میں ایک طبعی امر ہے۔ تا کہ وہ اپنے پیچھے باقیات الصالحات کا سلسلہ چھوڑ سکے۔

ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو اپنے فضل وکرم سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے اور محترم چودھری صاحب موصوف کو نرینہ اولاد سے نوازے۔ آمین۔

چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ مرکزیہ

ایک ایک سو روپیہ عطیہ دینے والے مخلصین

(از مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ)

میری تحریک پر انصار اللہ نے اپنے مرکزی دفتر کی تعمیر کے لئے ایک ایک سو روپیہ کی رقوم نقد بھی پیش کی ہیں۔ اور بعض نے جلد ادائیگی کے وعدے بھی کئے ہیں۔ پچاس افراد کی پہلی فہرست شائع ہو چکی ہے عنقریب پچاس کی دوسری فہرست شائع کر دی جائے گی۔ میں ان مخلصین کو یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی طاقت دی ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں شامل ہوں۔ تاکہ انصار کے مرکز کی جلد تکمیل ہو سکے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے مفید کام کر سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (خاکسار مرزا ناصر احمد)

مکرم ڈاکٹر غلام غوث صاحب کی علالت

مکرم ڈاکٹر غلام غوث صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ میں ۲۸ رمئی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مری حاضر ہوا۔ مگر ۳۰ رمئی کو دمہ سے بیمار ہو گیا۔ اور ۳۱ تاریخ کو بندش پیشاب کا بھی حملہ ہو گیا۔ جس سے سخت تکلیف ہوئی۔ حضور نے یکم جون کو راولپنڈی سول ہسپتال میں اپنی کار میں پہنچا دیا۔ اب میں راولپنڈی سول ہسپتال میں زیر علاج ہوں۔ سفر کے قابل ہوتے ہی ربوہ پہنچ جاؤں گا۔ تمام احباب کی خدمت میں صحت عاجلہ کاملہ کی درخواست ہے۔

کیا مسیح علیہ السلام ہندوستان آئے تھے؟

"ہندوستان سٹینڈرڈ" کے ایک مضمون پر تبصرہ

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائل پوری عفا اچوبرجی پارک لاہور

قسط اوّل

ہندوستان سٹینڈرڈ دہلی اشاعت یکم اپریل ۱۹۵۶ء میں ایک فاضل ہندو جناب آشانند ناگ کا ایک مضمون بعنوان کیا مسیح ہندوستان آئے تھے؟ شائع ہوا ہے جس میں صاحب موصوف نے ایک گونہ پریشانی اور گھبراہٹ کا اظہار کیا ہے۔ کہ اب عام طور پر ہندو محققین اس نظریہ کو اپنا رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ہندوستان میں آئے تھے حالانکہ ان کے نزدیک یہ نظریہ سراسر غلط اور تاریخ ہند کی تائید سے محروم ہے۔

جناب آشانند ناگ لکھتے ہیں کہ:

ہندو دل و دماغ پر کچھ ایسا اثر ہوا ہے۔ کہ بڑے بڑے محقق ہندو اس نظریے کی صداقت پر یقین کر بیٹھے ہیں چنانچہ بنگالی انسائیکلو پیڈیا "وشوا کوشا" کی جلد پنج دہم کے مقالہ "یسوع مسیح" میں بھی اس نظریہ کی تائید موجود ہے۔ پھر بنگالی زبان کی کسی ایک لغات میں بھی حضرت مسیح کی آمد ہندوستان کا ذکر موجود ہے۔

جناب آشانند ناگ اس سلسلہ میں ایک نامور ہندو مشنری کا حوالہ دیتے ہیں۔ جو نیویارک کی ویدانت جماعت کے بانی ہیں۔ کہ انہوں نے بھی دوران گفتگو میں ہمیں بتایا کہ مسیح سرزمین ہندوستان میں تشریف لائے تھے۔

جماعت احمدیہ کا بھی اس مضمون میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ اس نے کشمیر میں حضرت مسیح ناصری کی قبر ثابت کرنے کی سعی ناکام کی ہے۔ اور اپنی لاعلمی کے باعث صلیب مسیح کے متعلق بعض باتیں غلط رنگ میں جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں۔ صاحب موصوف حیران ہیں کہ اس روشنی کے زمانہ میں ہندو علماء کو کیا ہو گیا۔ کہ وہ اس نظریہ کی تائید کر رہے ہیں لکھتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں کہ جو ہر بات کو حق اور قابل اعتماد تسلیم کر لیتے ہیں

یہ خوبی کی بات ہے کہ مضمون نگار کس حد تک ہندو محققین کی مجبوریوں سے بھی واقف ہیں۔ وہ ان کتابوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جو انیسویں صدی کے اواخر سے اشاعت پذیر ہو رہی ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہندو محقق متاثر ہوئے۔ اور اس نظریہ کی تائید میں انہوں نے لکھنا شروع کر لیا۔

سب سے پہلے وہ روسی سیاح نکولس نوٹو وچ کی مشہور کتاب کا حوالہ دیتے ہیں۔ جو انیسویں صدی کے آخری ربع میں شائع ہوئی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ

"یسوع ایک ولی تھا جو ہندوستان آیا۔ اور برہمن اور بدھ مذاہب کے مراکز میں گیا۔ اور اہل ہند کو تعلیم دیتا رہا۔ اس کی تعلیم و تلقین سے بہت سے ہندو اور بدھ لوگ ورطۂ حیرت تھے۔ اس نے ویدوں کی مذمت کی۔ اور اخوت نوع انسانی کی منادی کی۔"

یہ ہے لب لباب اس کتاب کا جس کو پڑھ کر مصنف کے نزدیک گزشتہ پچاس سال سے ہندو محققین اس درجہ متاثر ہو گئے ہیں۔ کہ انہوں نے اس نظریہ کو اپنا لیا ہے۔

دوسری کتاب جو کہ دراصل اس پہلی کتاب سے ہی متاثر ہو کر لکھی گئی ہے۔ ۱۹۰۹ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کا نام The aquarian Gospal of Jesus the Crist ہے[1]۔ اور مصنف اپنے تئیں "لاوی" کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ یسوع فارس اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں گئے۔ اور اپنی تعلیمات کو پھیلاتے رہے۔

مضمون نگار کی تحقیق میں ہندو محققین محض اس قسم کی دو ایک کتابوں سے متاثر ہوگئے۔ ورنہ اس نظریہ کی تائید میں تاریخی شہادتیں مفقود ہیں۔ پھر ان کے نزدیک یہ کتابیں بھی تاریخی لحاظ سے ساقط الاعتبار ہیں۔ وہ اپنے بھائیوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ دوبارہ غور کریں۔ اور اس قسم کے غلط نظریات کو ترک کر دیں۔

جماعت احمدیہ کو بھی چونکہ اس بحث میں ایک فریق بنایا گیا ہے۔ اس لئے جناب آشانند ناگ کو اگر ناگوار نہ گزرے۔ تو چند باتیں ان کے گوش گزار کی جاتی ہیں۔ امید ہے کہ وہ ہماری گزارشات پر ایک محقق انسان کی طرح ٹھنڈے دل سے غور کریں گے۔ بالکل ممکن ہے کہ ان کے ہندو بھائیوں کی تحقیق درست ہو۔ اور ان کو مشورہ دینے والے مضمون نگار ہی تاریخ ہند کی بھول بھلیوں میں سرگرداں ہوں۔

بیشتر اس کے کہ مذکورہ کتابوں کے متعلق صاحب موصوف کی رائے کے بارے میں کچھ لکھا جائے۔ ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے ہندو بھائی مذکورہ دو کتابوں سے ہی متاثر نہیں ہوئے بلکہ تاریخ ہند کے ماخذوں کی شہادت اور قدیم روایات کو بھی انہوں نے اس نظریہ کی تحقیق کے سلسلہ میں مدنظر رکھا ہے۔ جب انہیں یقینی شہادتیں مہیا ہو گئیں۔ تو پھر انہوں نے اس نظریہ کی تائید میں لکھنا شروع کیا۔

جناب آشانند ناگ معاف فرمائیں ان کے اس مضمون کو پڑھ کر ہندو محققین کی علمی حیثیت نہایت کمزور نظر آتی ہے۔ کہ وہ چند ایک غیر ملکی کتابوں سے اس درجہ متاثر ہو گئے کہ ایک ایسے نظریہ کی تائید میں لکھنے لگے۔ جسے تاریخ ہند کی حمایت مطلقاً حاصل نہیں اگر صاحب موصوف ہندو محققین کے پیدا کردہ لٹریچر پر ذرا گہری نظر ڈالتے۔ تو ان پر یہ حقیقت کھل جاتی کہ ہندو محقق صرف دو غیر ملکی کتابوں سے ہی متاثر نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے تاریخ ہند کے ماخذوں میں اس نظریہ کی تائید پائی ہے۔ اور یقینی روایات اس کی صحت پر دال کر رہی ہیں۔ دور حاضر میں ہندوستان کے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جب سے کہ انسان پیدا ہوا ہے اس وقت تک کہ نابود ہو جائے۔ خدا کا قانون قدرت یہی ہے۔ کہ وہ توحید کی ہمیشہ حمایت کرتا ہے۔ جتنے نبی اس نے بھیجے سب اسی لئے آئے تھے۔ کہ تا انسانوں اور دوسری مخلوقوں کی پرستش دور کر کے خدا کی پرستش دنیا میں قائم کریں۔ اور ان کی خدمت یہی تھی کہ لا الٰہ الا اللہ کا مضمون زمین پر چمکے۔ جیسا کہ وہ آسمان پر چمکتا ہے۔ سو ان سب میں سے بڑا وہ ہے جس نے اس مضمون کو بہت چمکایا۔ جس نے پہلے باطل الہوں کی کمزوری ثابت کی۔ اور علم و طاقت کی رو سے ان کا ہیچ ہونا ثابت کیا۔ اور جب سب کچھ ثابت کر چکا۔ تو پھر اس فتح نمایاں کی ہمیشہ کے لئے یادگار یہ چھوڑی کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اس نے صرف بے ثبوت دعوے کے طور پر لا الٰہ الا اللہ نہیں کہا بلکہ اس نے پہلے ثبوت دیکر اور باطل کا بطلان دکھلا کر پھر لوگوں کو اس طرف توجہ دی کہ دیکھو اس خدا کے سوا اور کوئی خدا نہیں۔ جس نے تمہاری تمام قوتیں توڑ دیں اور تمام شیخیاں نابود کر دیں۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۶۳)

[1] یہ کتاب ربوہ میں فضل عمر لائبریری میں موجود ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۷ ؍جون ۵۶ء

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو تاریخ ہند پر ایک سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ جناب آشا نند اناگ جیسے محقق انسان نے ان کی کتابوں کا مطالعہ نہ کیا ہو۔ اگر کیا ہے۔ تو کیا وہ "Geimpses of world History" جیسی مشہور کتاب کا وہ باب بھول گئے ہیں۔ جس میں حضرت مسیح کی آمد ہندوستان کے ذکر میں پنڈت جواہر لال نہرو لکھتے ہیں:۔

"All over central Asia in Kashmir and Laddakh and Tibbat and even farther North here is still a strong belief that jesus or Isa travelled avout there (Page 84)

کہ تمام وسطی ایشیا کشمیر۔ لداخ اور تبت اور اسی طرح اس سے اگلے شمالی علاقہ میں اب بھی یہ مضبوط یقین پایا جاتا ہے۔ کہ یسوع یا عیسیٰ نے ان علاقوں میں سفر اختیار کیا (صفحہ ۸۴)

پنڈت جواہر لال نہرو کے پیش نظر قدیم ہندو اور بدھ لٹریچر کی شہادتیں اور وہ روایات ہیں۔ جو کہ ان علاقوں میں آج تک مشہور ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری نے ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔

اب آیئے۔ تاریخ ہند کے ایک ماخذ کی شہادت سے ہم آپ کو روشناس کرتے ہیں۔ یہ مسلم ہے۔ کہ ہندوؤں کے اٹھارہ پران تاریخ ہند کا ایک قابل قدر ماخذ ہیں۔ بھوشیہ پران میں حضرت مسیح کی آمد ہندوستان کا ذکر صاف لفظوں میں موجود ہے۔ جناب آشا نند اناگ تاریخ ہند کی اس شہادت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ان کو سوچنا ہوگا۔ اور بار بار سوچنا ہوگا۔ کہ ہندو محققین نے اس نظریہ کو تاریخی شہادتوں کے بغیر اپنایا ہے۔ یا ان شہادتوں کو مدنظر رکھ کر انہوں نے اس نظریہ کی تائید میں لکھنا شروع کیا ہے۔

اخبار The statesman دکلکتہ میں ایک دفعہ ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں فاضل مضمون نگار نے بھوشیہ پران کے مذکورہ حوالہ کے پیش نظر لکھا تھا۔ کہ مسیح ہندوستان میں آئے۔ یہاں ہمالیہ کے پہاڑوں میں ان کی ملاقات راجہ شالباہن سے ہوئی تھی۔ بھوشیہ پران کا حوالہ درج ذیل ہے:۔

"ایک دن راجہ شالباہن (جس کا سمت ۷۸ عیسوی سے تا قبل) ہمالیہ کے ایک ملک میں گیا۔ وہاں اس نے ساکا (غیر ملکیوں کا خطاب) کے ایک راجہ کو ویئ مقام پر دیکھا۔ (جو کہ سری نگر کے قریب ہے) وہ خوبصورت رنگ کا تھا۔ اور سفید کپڑوں میں ملبوس تھا۔ شالباہن نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ میں یوسا شافت (یوز آسف) ہوں۔ میری پیدائش کنواری کے بطن سے ہوئی۔ اس نے کہا۔ کہ میں نے جو کچھ کہا ہے۔ سچ کہا ہے۔ اور میں مذہب کو پاک وصاف کرنے کے لئے آیا ہوں۔ راجہ نے اس سے پوچھا۔ کہ آپ کونسا مذہب رکھتے ہیں؟ اس نے جواب دیا۔ کہ اے راجہ جب صداقت معلوم ہو گئی۔ اور ملیچھوں کے ملک میں حدود قائم نہ رہے۔ تو میں وہاں مبعوث ہوا۔ میرے کام کے ذریعہ جب گنہگاروں اور ظالموں کو تکلیف پہنچی۔ تو ان کے ہاتھوں سے میں نے بھی تکلیفیں اٹھائیں۔ راجہ نے اس سے پھر پوچھا۔ کہ آپ کا مذہب کیا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ میرا مذہب محبت۔ صداقت اور تزکیہ قلوب پر مبنی ہے۔ اور اسی لئے میرا نام عیسیٰ مسیح رکھا گیا۔ (سوتا بھوشیہ مہا پران صفحہ ۲۸۰ پرب ۳ ادھیائے ۲ شلوک ۹ تا ۳۱ مطبوعہ سنہ ۱۹۱۰ء در بمبئی)

اس تاریخی وضاحت کے بعد جو اپیل جناب آشا نند اناگ نے اپنے ہندو بھائیوں سے کی ہے۔ وہی اپیل ہم ان سے کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے نظریات و خیالات کو حقائق کی روشنی میں پرکھیں۔ اور دیکھیں کہ کیا وہ اپنے بھائیوں کو غلط راستے پر گامزن ہونے کا مشورہ تو نہیں دے رہے۔

روسی سیاح نوٹووچ کی کتاب "The unknown life of Jesus" کے متعلق مضمون نگار نے لکھا ہے کہ علمائے یورپ نے اس خطرناک کتاب کو جعلی قرار دیا ہے۔ لیکن ہندو مفکرین نے ورق بورق اور بدقت نظر اسے پڑھا۔ اور نصف صدی ہونے کو آئی۔ ان کے دل و دماغ پر اس کا اثر باقی ہے۔ اس کے جواب میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ مضمون نگار نے نوٹووچ کی کتاب کا دوسرا ایڈیشن غالباً نہیں دیکھا۔ (جس کا اردو ترجمہ خود ہندوؤں نے شائع کیا ہے) جس میں نوٹووچ نے زبردست چیلنج کیا ہے۔ کہ بدھ مذہب کے جس لٹریچر سے میں نے یہ مواد اکٹھا کیا ہے۔ وہ تبت اور لداخ میں لاماؤں کے پاس آج بھی موجود ہے۔ جس شخص کو شک ہے۔ میں اس کے ساتھ ہندوستان جانے کے لئے آج بھی تیار ہوں۔ اور اصل لٹریچر سے ان کی تسلی کروا سکتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ میری کتاب کے خلاف پادریوں کا متعصبانہ پراپیگنڈا کہ یہ مسیح کی فرضی زندگی کے جعلی حالات ہیں۔ محض تعصب پر مبنی ہے۔ اگر کوئی شخص تحقیق کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے میرا چیلنج قبول کرنا چاہیئے۔ یہ چیلنج نوٹووچ کی زندگی میں کسی نے قبول نہیں کیا۔ ہاں اس کی تائید میں پنڈت جواہر لال نہرو نے صاف طور پر یہ اقرار کیا ہے۔ کہ کشمیر تبت اور لداخ کے علاقوں میں مسیح کی آمد ہندوستان کی روایت قدیم زمانہ سے لیکر آج تک لوگوں میں یقین کی حد تک پائی جاتی ہے۔

(باقی)

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں فرسٹ ایر (آرٹس) کا داخلہ شروع ہے اور پندرہ جون تک جاری رہے۔ داخلہ کے لئے تمام درخواستیں معہ اسناد مقررہ تاریخ تک کالج آفس میں پہنچ جانی چاہئیں۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس آفس جامعہ نصرت سے مل سکتے ہیں۔

انٹرویو ۱۸ ؍جون کو صبح سات بجے شروع ہوگا۔

جامعہ نصرت ایک بلند پایہ تعلیمی ادارہ ہے۔ نتائج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت شاندار رہتے ہیں۔ امسال کالج اور ہوسٹل کی بلڈنگ میں اضافہ ہوا ہے۔ ہوسٹل کالج کے کمپاؤنڈ میں واقع ہے۔ اور ہوسٹل کا خرچ یونیورسٹی کے تمام گرلز کالجز سے کم ہے۔ پردے کا نہایت اعلےٰ انتظام ہے۔ اور طالبات کی تعلیمی سہولت کا ہر ممکن خیال رکھا جاتا ہے مستحق طالبات کو وظائف بھی دئے جاتے ہیں۔

احباب سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ نصرت میں داخل کروائیں گے۔

پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ

اعانت الفضل

مکرم بشیر احمد صاحب شاکر راولپنڈی کی اہلیہ محترمہ کا اپریشن ہوا تھا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا۔ بشیر احمد صاحب نے اس سلسلہ میں ۵/- روپے بطور اعانت اخبار الفضل کو ارسال کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کر دیا جائیگا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ بشیر احمد صاحب کی بیوی کو اللہ تعالیٰ جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (مینیجر الفضل)

درخواست دعاء

عزیزم چودھری صلاح الدین صاحب ناظم جائیداد۔ عزیزم خواجہ مختار احمد صاحب بٹ۔ عزیزم حمید نصر اللہ خاں صاحب اور چودھری حمید اللہ صاحب باجوہ اور اس کے علاوہ متعدد دیگر احمدی نوجوان بھی لاء کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

(غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ ثانی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مراسلہ

پرچہ جات مولوی فاضل

مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امسال مولوی فاضل کے امتحان میں جو سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے ماتحت ہوا ہے۔ ممتحن صاحبان نے صریح بے قاعدگیاں اختیار کر کے امیدواران امتحان سے نہایت ناواجب سلوک کیا ہے جس کے نتیجہ میں ڈر ہے کہ امیدواران مولوی فاضل کی اکثریت فیل قرار دے دی جائے

پرچہ نمبر ۱: (ادب نثر) یہ پرچہ بہت لمبا ہے جو تین گھنٹے میں کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ کتابوں کے نمبروں کی تقسیم بورڈ کے نصاب کے برابر نہیں رکھی گئی۔ سوال نمبر ۲ کی جز (ج) خارج از نصاب ہے۔ پرچہ سو نمبر کی بجائے ۱۰۵ نمبر کا ڈالا گیا ہے

سب سے بڑی خرابی اس پرچے میں یہ ہے کہ باوجودیکہ بورڈ نے اپنے ریگولیشنز بابت ۱۹۵۶ء کے صفحہ پانچ پر واضح الفاظ میں لکھا کہ عربی اور فارسی کے امتحانات میں ذریعہ جوابات اردو زبان ہوگی۔ لیکن ممتحن صاحب نے اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پچیس نمبروں کے سوالات کے جوابات عربی زبان میں طلب کئے ہیں۔

پرچہ نمبر ۲: (ادب نظم) اس پرچے میں بھی یہ آخری خرابی اور قواعد بورڈ کی خلاف ورزی پرچہ نمبر ۱ سے بڑھ کر موجود ہے۔ یعنی اس میں سو میں سے ۴۰ نمبر کے جوابات اردو کی بجائے عربی میں طلب کئے گئے ہیں۔

یہی دو پرچے ہیں۔ جن میں طلبہ زیادہ تر نمبر لیتے ہیں۔ جن سے ۵۰ فی صدی میزان پوری ہوتی ہے۔ اگر ان پرچوں کو سختی سے دیکھا گیا۔ تو اکثریت فیل ہو جائے گی۔

پرچہ نمبر ۳: (تفسیر وفقہ) اس پرچے میں بھی سوال نمبر ۴ کا جواب عربی میں طلب کیا گیا ہے۔

پرچہ نمبر ۴: (حدیث) اس میں شرح نخبۃ الفکر کے سوال نمبر ۱ کا جواب جو پندرہ ۱۵ نمبر کا ہے۔ عربی زبان میں طلب کیا گیا ہے اور سوال نمبر ۲ جو دس نمبر کا ہے اور حجیتِ حدیث کے متعلق ہے۔ خارج از نصاب ہے۔ گویا اس پرچے میں پچیس نمبر کے سوالات میں قواعد بورڈ کی خلاف ورزی کی گئی ہے

پرچہ نمبر ۵: (منطق وفلسفہ) اس میں فلسفے کے سوالات ممتحن صاحب نے کتاب کے پہلے آٹھ صفحات میں سے ڈال دئے ہیں۔ اور ان میں بعض ایسے جزوی امور دریافت کئے گئے ہیں۔ جن پر طلباء کی نظر نہیں ہوتی ۳۰۵ صفحات کی کتاب میں سے صرف پہلے آٹھ صفحات میں سے غیر ضروری سوال ڈال دینا۔ اور کتاب کے اہم سوالات کو نظر انداز کر دینا جن پر طلبہ کی نظر ہوتی ہے بہت افسوسناک ہے۔ حالانکہ بورڈ ممتحنین کو جو ہدایات بھیجتا ہے۔ ان میں واضح طور پر درج ہوتا ہے کہ سوالات کتاب پر پھیلا کر ڈالے جائیں۔ اس پرچے کا سوال نمبر ۱ جس میں ہیولیٰ ثالثہ اور رابعہ کی تعریف دریافت کی گئی ہے خارج از نصاب ہے اصل کتاب میں ہیولیٰ ثالثہ و رابعہ کے متعلق کوئی تشریح موجود نہیں۔

اس پرچہ کے حصہ منطق میں بھی صریح بے قاعدگی پائی جاتی ہے۔ پہلے سوال میں موضوع منطق کی بجائے فن معقول رکھکر سوال کو مبہم بنایا گیا ہے۔ منطق کے چاروں سوالات صرف تصورات کے حصہ سے ڈالے گئے ہیں۔ جو منطق کا صرف ۱/۳ حصہ ہے۔ اور قضایا اور قیاس کے متعلق جو منطق کی روح ہے۔ اور کتاب کے ۲/۳ حصہ پر مشتمل ہے کوئی سوال نہیں ڈالا گیا۔ حالانکہ پرچہ ساری کتاب پر پھیلا ہوا ہونا چاہئیے۔ اور یہی ممتحن حضرات کو ہدایت کی جاتی ہے۔

اس پرچہ میں تتمہ صوان الحکمت کا سوال نمبر ۴ مضحکہ خیز ہے۔ اس میں فارابی، ابن رشد اور ابو البرکات بغدادی کا صرف سن ولادت و وفات دریافت کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کتاب میں ابن رشد کا قطعاً کوئی ذکر نہیں۔ اور فارابی اور ابو البرکات کا سن ولادت و وفات بھی درج نہیں۔ اگر بورڈ نے ممتحن کو اس پرچہ میں خاص نرمی کرنے کی ہدایت نہ کی تو اکثر طلبہ ناکام ہو جائیں گے۔

پرچہ نمبر ۶: (انشاء) اگرچہ یہ پرچہ اچھا ہے لیکن قاعدہ کی خلاف ورزی اس میں بھی موجود ہے۔ نصاب ۱۹۵۶ء میں بورڈ نے اردو سے عربی اور عربی سے اردو کے لئے تیس تیس نمبر مقرر کر رکھے ہیں لیکن ممتحن صاحب نے اردو سے عربی کے لئے ۲۶ اور عربی سے اردو کے لئے ۳۴ نمبر رکھے ہیں۔

اگر بورڈ علوم عربیہ سے دلچسپی رکھتا ہے۔ تو اس کا رویہ طلبہ میں بد دلی پیدا کرنے والا نہیں ہونا چاہئیے۔ پچھلے سال مولوی فاضل کا نتیجہ انتہائی سخت نکالا گیا تھا۔ اور امسال کے پرچوں کی نوعیت کو دیکھکر ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر نرمی نہ برتی گئی۔ تو امیدواروں کی بڑی اکثریت فیل ہو جائے گی۔ اور یہ حوصلہ شکن نتیجہ محض ممتحنین حضرات کی بے قاعدگی کی وجہ سے غریب طالبعلم برداشت کرنے کے لئے مجبور ہوں گے

میں دردمندانِ قوم سے جو علوم عربیہ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اپیل کرتا ہوں کہ وہ بورڈ پر زور دیں کہ وہ ایسے ممتحن مقرر کیا کرے۔ جو بورڈ کے قواعد و ہدایات کی پابندی کیا کریں۔ اور پرچوں کے مرتب کرنے میں احتیاط سے کام لیا کریں۔

سختی کا رویہ اختیار کرنے سے بورڈ ان علوم کی طرف طلبہ کو شوق دلانے کی بجائے بد دلی پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔

([illegible]) پرنسپل [illegible]

ان تنصروا اللّٰہ ینصرکم

اے خدا تو ان کی مدد کر۔ جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایسی صحتِ کامل عطا فرمائے۔ کہ جس سے حضور قرآن کریم کی تفسیر کبیر آسانی سے کر سکیں کیونکہ اس زمانہ کے کفر اور الحاد کو مٹانے کے لئے آپ کو ہی اللہ تعالیٰ نے مثیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مقرر فرمایا ہے۔ اور آپ کو ہی اپنے پاک کلام کا صحیح علم عطا فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ؎

مردہ دلوں کے واسطے ہر لفظ ہے حیات
میری صدا نہیں یہ فرشتوں کا صور ہے

پس اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ایسی کامل اور مکمل صحت عطا فرمائے کہ جس سے یہ حقائق و معارف کا بیش قیمت خزانہ دنیا کے ہاتھ آجائے۔ اور ساری دنیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے کے نیچے آجائے۔ آمین۔

بیرون پاکستان میں جو اشاعت اسلام ہو رہی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت ہو رہی ہے۔ کیونکہ تحریک جدید اپنے جنم کے پہلے دن سے ہی اس بات کی ذمہ وار ہے۔ کہ وہ بیرون ممالک میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دے۔ اور ہوگا تو یہ اللہ تعالیٰ کے اپنے ہاتھوں سے ہی مگر مبارک ہے وہ جس کو وہ اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت پا گیا اور رحمتوں کا وارث بن گیا ؎ —— حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا اس سال کا دس ہزار کا عطیہ عمل فرما کر آپ کو عملاً ہدایت کی ہے۔ کہ اے مجاہدو!! قبل اس کے کہ دور دوم کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی کا آفتاب طلوع کرے۔ آپ اپنا وعدہ بھی سو فیصدی پورا کر چکے ہوں اور آپ کا دل خوش اور ہشاش بشاش ہو کہ میں نے تبلیغ کے لئے جو وعدہ کیا تھا۔ الحمد للہ اسے پورا کر دیا۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ولادت باسعادت: مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ فری ٹاؤن سیرالیون کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴/۵۶ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ نومولود کی صحت درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں

(نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ)

انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق انصار اللہ تجربہ اور حکمت کے نمائندے ہیں۔

اگر

تمام مجالس انصار اللہ الفضل کی توسیع اشاعت میں اپنے تجربہ اور حکمت کو کام میں لائیں تو دنوں میں ہی اخبار الفضل کی اشاعت میں ہزاروں کی تعداد کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ ضرورت صرف توجہ اور ہمت کی ہے

اٹھئے ہمت کیجئے۔

(مینیجر الفضل)

میٹرک پاس طلبہ کیلئے ایک ضروری اعلان

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ کامیاب طلبہ اور ان کے والدین کو مبارک ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان طلباء کے مستقبل کو درخشاں کرے اور ان میں دین کی خدمت کا صحیح جذبہ پیدا کرے۔ تا وہ اپنی زندگی دین کے لئے وقف کریں۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کوئی درخشاں مستقبل نہیں ہے۔

یہ چند روزہ زندگی عنقریب ختم ہو جائے گی۔ مگر خوش نصیب وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کر کے صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے پاکیزہ نمونہ کو اختیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو وقف کی اہمیت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ کے جو نونہال امسال میٹرک میں پاس ہوئے ہیں اور وہ واقف زندگی ہیں وہ فوراً ربوہ پہنچ کر وکیل الدیوان تحریک جدید سے ملیں۔ تا اگر انہیں جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا ہو تو ان کا تعلیمی حرج نہ ہو۔ کیونکہ جامعہ احمدیہ کھلا ہوا ہے اور جتنی جلدی طلبہ داخل ہوں گے اتنا ہی انہیں زیادہ فائدہ ہوگا۔ جن میٹرک پاس طلبہ نے ابھی تک زندگی وقف نہیں کی اور وہ دین کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں انہیں فوراً اپنی زندگی وقف کرنی چاہیئے اور دینی تعلیم حاصل کر کے اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہئے۔ جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے والے واقف زندگی طلبہ کو تاریخ داخلہ سے معقول تعلیمی وظیفہ دیا جاتا ہے۔ جس سے ان کے ضروری اخراجات بخوبی چل سکتے ہیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

(۱) داخلہ گورنمنٹ ٹیل ورکس انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ

اس انسٹی ٹیوٹ سے مکینکل سپروائزرس ڈپلومہ کورس اور کورلیفٹ ٹکنالوجی ڈپلومہ کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ ہوگا۔ جس کے مضامین انگریزی ریاضی سائنس اور ڈرائنگ ہیں۔ معیار میٹرک کا۔ پراسپیکٹس اور سلیبس امتحان اور فارم درخواست انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے حاصل ہوں۔ درخواست کی آخری تاریخ ۱۵/۶/۵۶ اور امتحان ۲۱-۲۲ جون ۵۶ء (پاکستان ٹائمز ۳۱/۵/۵۶)

(۲) محکمہ سنٹرل ایکسائز و لینڈ کسٹمز میں اپر ڈویژن کلرک درکار

تنخواہ ۱۰/۹۷ گریڈ ۸۵-۶-۱۱۵-۲/۵-۱۷۵-۱۰-۲۲۵ الاؤنس علاوہ

شرائط: گریجوایٹ عمر ۲۵ - قد ۵ فٹ چھاتی ۳۳ انچ - پھیلاؤ ۲ انچ درخواستیں بشمول نقول اسنادات بنام کلکٹر سنٹرل ایکسائز و لینڈ کسٹمز نگلے روڈ دیو سماج بلڈنگ لاہور۔ کسی منیجر دفتر روزگار کو ۷/۶/۵۶ تک پہنچنی لازم۔ امیدوار کو سلیکشن بورڈ کے روبرو پیش ہونا ہوگا۔ (پ-ٹ ۱/۶/۵۶)

(۳) محکمہ پولیس میں سٹینو ٹائپسٹوں کی ضرورت

تنخواہ ۷۵-۶-۱۰۵-۷-۱۷۵ نیز سپیشل تنخواہ ۲۰/ علاوہ الاؤنس۔ انتخاب ۱۱/۶/۵۶ کو بروز سوموار ۷ بجے صبح بیک وقت سنٹرل پریس آفس ویسٹ پاکستان۔ سول سیکرٹیریٹ لاہور اور دفتر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس پشاور و ڈیرہ اسماعیل خاں و حیدرآباد اور دفتر سپرنٹنڈنٹ پولیس کوئٹہ میں ہوگا۔

شرائط: میٹرک - سپیڈ شارٹ ہینڈ ۸۰ ٹائپ ۳۵ عمر ۲۵ تک۔ اصل اسنادات و کارڈ دفتر روزگار بوقت انتخاب امیدوار کے پاس ہوں (پاکستان ٹائمز ۱/۶/۵۶)

(۴) بھرتی پاکستان ایئر فورس

ٹیکنیکل ٹریڈز میں بھرتی کے خواہشمند مندرجہ ذیل دفاتر میں اصالتاً اپنا کیریکٹر سرٹیفکیٹ اور تعلیمی سند اور اجازت سرپرست اور تصدیق وطنیت پیش کریں۔

(۱) ۳۸ ایبٹ روڈ لاہور (۲) ۳ مال راولپنڈی (۳) ۱۹ نارتھ سرکلر روڈ پشاور

شرائط: میٹرک سائنس والا یا جونیئر کیمبرج عمر ۱۷ تا ۲۱ (پ ٹ ۳/۶/۵۶) ناظر تعلیم ربوہ

مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب الھدیٰ میں فرماتے ہیں۔

"افترقت الامۃ وتشاجرت الملۃ فمنهم حنبلی وشافعی ومالکی وحنفی وحزب المتشیعین ولا شک ان التعلیم کان واحداً ولکن اختلفت الاحزاب بعد ذالک فرحون کل حزب بما لدیھم فرحین وکل فرقۃ بنی المذھبہ قلعۃ ولا یرید ان یخرج منھا ولو وجد احسن منھا صورۃ و کانوا العماس اخوانھم متحصنین فارسلنی اللّٰہ لاستخلص الصیاصی واستدنی القاصی وانذر العاصی ویرتفع الاختلاف ویکون القرآن مالک النواصی وقبلۃ الدین۔

ترجمہ:۔ امت کے کئی فرقے بن گئے۔ اور ملت میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ بعض حنبلی اور شافعی اور مالکی اور حنفی اور بعض اہل تشیع بن گئے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ ابتداء میں تعلیم اسلام ایک ہی تھی۔ لیکن بعد ازاں کئی مختلف گروہ بن گئے۔ اور ہر گروہ اپنے عندیہ پر مسرور ہے۔ ہر فرقہ نے اپنے مذہب کا ایک قلعہ بنا رکھا ہے اور اس سے نکلنا نہیں چاہتے اگرچہ اس سے بہتر صورت ان کو مل جائے۔ اور اپنے بھائیوں کی جہالت اور تاریکی کے قلعہ مضبوط بنا رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ اہل قلعہ کی خلاصی کروں اور دور کو نزدیک کروں اور سرکشوں کو عذاب الٰہی کی خبر سناؤں اور اختلاف رفع ہو جائے۔ اور قرآن کریم پیشانیوں کا مالک اور دین اسلام کا قبلہ ہے۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پیش نظر رکھیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کریں اور معین و مددگار ثابت ہوں

(ناظر ارشاد و اصلاح ربوہ)

اعلانات

(۱) ضلع شیخوپورہ میں ایک احمدی دوست کو ایک مربعہ نہری اراضی کی کاشت کے لئے چند محنتی مزارعین کی ضرورت ہے۔ بیل وغیرہ اور سب خرچ بذمہ مالک ہوگا۔ مزارع کو فصل کا ½ حصہ بطور کارکردگی ملے گا۔

(۲) اس کے علاوہ ان کو ایک اچھے باغبان اور ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو بھیڑیں وغیرہ سنبھال سکے۔ جس کو سال کے آخر میں ½ حصہ ملے گا۔

(۳) مرغی خانہ کے لئے بھی ایک زراعتی فارم ٹرینڈ دوست کی ضرورت ہے۔ اس کو منافع کا ½ حصہ ملے گا۔ اس لئے ضرورت مند اصحاب اپنی درخواستیں اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کے ذریعہ دفتر ہذا کو جلد بھجوا دیں۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

—— حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شیخ حبیب الرحمٰن صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی کو تین سال کے لئے لوکل قاضی ڈیرہ غازی خاں مقرر فرمایا ہے۔ متعلقین مطلع رہیں۔

(ناظم دار القضاء)

قابل تقلید نمونہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے کیپٹن محمد اسلم صاحب پی۔اے۔او۔سی ۱۱/۴ کناٹ روڈ چک لالہ نے اپنے فرزند ارجمند کی پیدائش کی خوشی میں مبلغ پچاس روپیہ کا عطیہ بھجوا کر دیگر احباب جماعت کیلئے ایک نیک نمونہ قائم فرمایا ہے جزاہ اللّٰہ تعالیٰ

جملہ احباب جماعت مکرم کیپٹن صاحب موصوف کے نومولود بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ضرورت مند اصحاب متوجہ ہوں

رحیم یار خاں میں ہوٹل کیلئے ایک اچھے باورچی کی ضرورت ہے جو عمدہ کھانا تیار کر سکے۔ اور ایک ایسے آدمی کی بھی ضرورت ہے۔ جو آئیس کریم فالودہ۔ سوڈا اور مٹھائی وغیرہ کا کام عمدگی سے کر سکے۔ اس لئے ضرورت مند اصحاب اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ جلد اپنی درخواستیں نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ)

حریت پسندوں کی کارروائیاں اور زیادہ شدید ہوگئیں

الجزائر میں اتوار کی تاریخی جنگ کا شدید ردِّ عمل

الجزائر ۵ رجون۔ الجزائر کے مختلف حصوں کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ اتوار کی رات کو الجزائر کی تحریک آزادی کی سب سے بڑی جنگ کے بعد ملک کے گوشے گوشے میں حریت پسندوں کی سرگرمیاں پھر سے جوش و خروش کے ساتھ شروع ہوگئی ہیں۔

تلمسان (مغربی الجزائر) میں حریت پسندوں نے شہر کے وسط میں ایک سٹور پر دستی بم پھینکا۔ سٹور کے ایک مالک کے بروقت خبردار ہو جانے پر اس نے بم کو اٹھا کر باہر پھینک دیا جہاں اس کے دھماکے سے جوان سال لڑکی شدید زخمی ہوئی۔ ایک نوجوان فرانسیسی سپاہی کو پیٹھ میں چھرا گھونپ دینے کی واردات بھی ہوئی۔ فرانسیسیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ گذشتہ چار روز میں انہوں نے تین سو سے زائد الجزائری ہلاک اور ۲۶۰ سے زیادہ تعداد کو گرفتار کیا ہے۔ اس سے فوراً بعد بم پھینکنے کی ایک اور واردات ہوئی۔ اور ایک بم کو موٹر میں پھینک دیا گیا۔ جس سے جانی نقصان بھی ہوا۔

مراکش کی سرحد کے قریب کے علاقے سے موصول ہونے والی اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ وہاں تونین میں حریت پسندوں کے ایک سو افراد پر مشتمل ایک دستے نے مقامی رضا کاروں کے ایک گشتی دستے پر حملہ کر دیا اسی علاقے میں ایک ناکافی حفاظتی انتظام والی چوکی پر حملہ کر کے انہوں نے ایک لیفٹیننٹ کو ہلاک اور ایک سارجنٹ کو زخمی کر دیا۔ کل دن بھر مشرقی الجزائر کی تباہ کن پہاڑیوں میں فرانسیسی فوجیں اور طیارے حریت پسندوں کی تلاش میں مصروف رہے۔ اس علاقے میں کل ایک مسلمان مسافر نے بس والے سے درخواست کی کہ وہ اسے ذرا دور تک لے چلے۔ اور جب بس رکی تو اس نے دو فرانسیسی سواریوں کو قتل اور ایک کو مجروح کر دیا۔

ملک کے مغربی حصے میں تلمسان روڈ پر قوم پرستوں نے ایک بس روک کر چھ یورپی باشندوں اور ایک مسلمان فوجی کو اغوا کر لیا۔ گذشتہ رات ان میں سے ایک خاتون اور دو بچوں کو انہوں نے رہا کر دیا۔

قسطنطین میں ایک مسلح شخص نے ایک دکان پر متعدد گولیاں چلائیں۔ جن سے ایک سولہ سالہ لڑکا شدید مجروح ہوا۔ اسی علاقے میں دو پولیٹیکل افسر اور ایک سارجنٹ کے قتل کی اطلاع بھی ملی ہے۔ مغربی علاقے میں کئی حریت پسند گرفتار اور اٹھارہ کے قتل ہونے کی خبر ملی ہے۔

درخواستِ دعا

مجھے چھ سات سال سے ہیٹ سٹروک کی تکلیف ہے۔ جو اپریل سے شروع ہو کر ستمبر اکتوبر تک رہتی ہے۔ اس عرصہ میں ہیٹ سٹروک کے متعدد حملے ہوتے رہتے ہیں جو بعض اوقات ناقابل برداشت ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اعصابی تکلیف بھی ہے جس کی گرمیوں میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ امسال گرمی کی بہت شدت سے اور میں اپریل سے برابر ان دونوں تکلیفوں میں مبتلا چلا جا رہا ہوں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام اور عزیزان سے دردِ دل اور ہمدردانہ دعاؤں کی توقع رکھتے ہوئے دعا کی درخواست ہوں نیز میری اہلیہ محترمہ بھی بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(شیخ عظیم الرحمن ربوہ (دار الہجرت))

مستحق طلباء کیلئے کتابیں

کراچی ۵ رجون۔ بہبودی طلبہ کی تنظیم نے کتابیں جمع کرنے کا پانچواں ہفتہ ۴ رجون سے شروع کر دیا ہے۔ اس ہفتہ کے دوران تنظیم کے رضا کار کتابیں جمع کریں گے۔ کتابیں حاصل کرنے کے لئے موٹریں استعمال کی جا رہی ہیں۔ جن پر لاؤڈ سپیکر نصب کئے گئے۔

اس ہفتہ میں جمع کی ہوئی کتابوں کو پاکستان کے نادار اور مستحق طلباء میں تقسیم کیا گیا۔

ڈاکٹر زبیری کا عزم برطانیہ

کراچی ۵ رجون۔ راجشاہی یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور انٹر یونیورسٹی بورڈ کے چیئرمین ڈاکٹر ڈبلیو۔ آئی۔ ایچ زبیری کل رات برطانیہ روانہ ہو گئے جہاں وہ برطانوی دولت مشترکہ کی یونیورسٹیوں کی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

ڈاکٹر زبیری روم سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ بھی جائیں گے اور ان ممالک کے چیدہ چیدہ ماہرین تعلیم سے تعلیمی مسائل اور ان ممالک میں تعلیمی منصوبہ بندی کے رجحانات پر بات چیت کریں گے۔ ڈاکٹر زبیری پیرس بھی جائیں گے اور یونیسکو کے ڈائرکٹر جنرل سے ملاقات کریں گے

مغربی اور مشرقی پاکستان میں ایٹمی ری ایکٹر

کراچی ۵ جون۔ ایٹمی طاقت کی کونسل کی مجلس انتظامیہ نے مغربی پاکستان میں ایک تحقیقاتی ری ایکٹر نصب کرنے کی تجویز اصولی طور پر منظور کر لی ہے۔ کونسل نے مشرقی پاکستان میں بجلی سے چلنے والے ایک ایٹمی ری ایکٹر کے قائم کرنے کی سکیم کی منظوری بھی دے دی ہے۔ کونسل نے ایٹمی توانائی کمیٹی سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اس ضمن میں مناسب انتظامات کرے۔ موجودہ پروگرام کے تحت اگلے دو سال کے اندر مغربی پاکستان میں ایک تحقیقاتی ری ایکٹر قائم ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد جلد ہی مشرقی پاکستان میں بجلی سے چلنے والا ایٹمی ری ایکٹر نصب کیا جائے گا۔ کونسل نے کراچی۔ ملتان لاہور اور ڈھاکہ میں چار میڈیکل سنٹر کھولنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔ جہاں ریڈیو آئسوٹوپس کے ذریعے امراض کے علاج کی تحقیقات کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ملک کے دونوں حصوں میں تین اور مرکز زرعی تحقیقات کے بھی قائم کئے جائیں گے۔ جہاں پیداوار میں اضافے اور فصلوں کو نقصان سے بچانے کے لئے ریڈیو آئسوٹوپس کے استعمال کے امکانات پر تحقیقات کی جائے گی۔ دریں اثنا ایٹمی توانائی کمیشن ہزارہ اور مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں میں کراچی اور پنجاب یونیورسٹیوں کے طلبہ اور اساتذہ کی جماعتیں ایٹمی معدنیات کی تلاش کے لئے بھیج رہا ہے۔ ان جماعتوں کے ساتھ خاص قسم کے آلات ہوں گے۔

سٹالن کے خلاف خروشیف کی تقریر

واشنگٹن ۵ رجون۔ وزارت خارجہ نے یہاں پچیس ہزار الفاظ پر مشتمل ایک دستاویز شائع کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ دستاویز روسی کمیونسٹ پارٹی کے سکرٹری اول مسٹر خروشیف کی اس تقریر کا متن ہے جو انہوں نے اس سال ۲۴ فروری کو پارٹی کے سالانہ اجلاس میں کی تھی۔ اور جس میں مارشل سٹالن کی ذات پر انتہائی تلخ و تند حملے کئے گئے تھے وزارت خارجہ کو یہ دستاویز خفیہ ذرائع سے موصول ہوئی ہیں۔ لیکن وہ اس کی صحت کے بارے میں پر وثوق نہیں ہے۔ اس دستاویز کے مطابق مسٹر خروشیف نے سٹالن پر قتل اور روسی شہریوں کی بیخ کنی کا الزام عائد کیا اور خود کو ایک دیوتا اور فرشتہ نما انسان کے روپ میں ظاہر کیا۔

ضروری گزارش

احباب اخبار الفضل کا چندہ بھجواتے وقت یا خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ بغیر اس کے تعمیل کرنے میں بہت دقت پیش آتی ہے۔ اور غلطیاں ہونے کا بھی احتمال رہتا ہے۔

(مینیجر الفضل)

مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا

لاہور ۶ جون۔ مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس ارکان اسمبلی کے الاؤنس سے متعلقہ مسودہ قانون کی منظوری کے بعد غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ وحدت مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی کا یہ پہلا بجٹ سیشن ۱۹ مئی کو شروع ہوا تھا۔ اس سترہ روزہ ہنگامہ خیز اجلاس میں وحدت مغربی پاکستان کا پہلا بجٹ منظور کیا گیا۔ اور پھر نو مسودہ ہائے قانون منظور کئے گئے۔

صوبائی اسمبلی کا یہ بجٹ سیشن ہنگامہ آرائی اور بدنظمی کے لحاظ سے بہت دیر تک یاد رہے گا۔ مسلم لیگ پارٹی نے قیام پاکستان کے بعد پہلی دفعہ حزب اختلاف کا پارٹ ادا کیا۔

اسمبلی کی امروزہ کارروائی کافی مختصر رہی۔ مختصر سوالات کے بعد تقریباً پونے گیارہ بجے یہ مسودہ قانون کثرت رائے سے منظور کر لیا گیا۔ پھر وزیر قانون پیرزادہ عبدالستار نے صوبائی گورنر کے جاری کردہ آرڈیننس ایوان میں پیش کئے۔ اور گیارہ بجے اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب نے کل ایک موقعہ پر اعلان کیا۔ کہ جو لوگ چور دروازے سے اس ایوان میں آ گئے ہیں۔ انہیں آئندہ عام انتخابات میں کامیابی نہیں ہو گی۔

وزیر اعلیٰ نے زیر بحث مسودہ قانون کے متعلق حزب اختلاف کے بعض ارکان کی نکتہ چینی کے جواب میں کہا۔ کہ بدقسمتی سے بعض ارکان یہ سمجھتے ہیں۔ کہ زیادہ شور مچانے سے وہ لیڈر بن سکتے ہیں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ میری موجودگی میں وہ ایسا نہیں بن سکیں گے۔ انہیں آئندہ عام انتخابات میں کامیابی نصیب نہیں ہو گی۔

مشرقی پاکستان کو چھ کروڑ روپیہ کی امداد

ڈھاکہ ۶ جون۔ مشرقی پاکستان میں مرکز کی دی ہوئی رقم سے بڑے پیمانہ پر امدادی کام شروع کر دیا گیا ہے۔ مرکزی حکومت نے صوبے میں دیہات سدھار سکیموں اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے چھ کروڑ روپیہ دیا ہے۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے مفت اور سستے غلہ کی تقسیم کا جو سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس سے چار لاکھ سے زائد افراد کو فائدہ پہنچا ہے۔

وزیر اعظم برما مستعفی ہو گئے

رنگون ۶ جون۔ وزیر اعظم برما مسٹر اونو مستعفی ہو گئے ہیں۔ آپ نے وزیر دفاع کو اپنا جانشین نامزد کیا ہے۔ کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر یونو نے بتایا۔ کہ آپ اپنا وقت اپنی پارٹی کی تنظیم میں صرف کریں گے۔ مسٹر یونو ۱۹۴۸ء میں وزیر اعظم کے عہدے پر فائز ہوئے تھے۔

ہائی کورٹ نے سپیکر کے خلاف درخواست مسترد کر دی

لاہور ۶ جون۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے فل بنچ نے کل مسلم لیگی ایم۔ ایل۔ اے مسٹر احمد سعید کرمانی کی درخواست مسترد کر دی۔ اس درخواست میں مغربی پاکستان اسمبلی کے سپیکر کی حیثیت سے چوہدری فضل الٰہی کے انتخاب کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا گیا تھا۔

ہائی کورٹ کا فل بنچ چیف جسٹس ایس اے رحمٰن۔ مسٹر جسٹس ایم آر کیانی۔ مسٹر جسٹس شبیر احمد۔ مسٹر جسٹس عبدالعزیز خان اور مسٹر جسٹس اکرم پر مشتمل تھا۔ ان تمام فاضل ججوں نے یہ قرار دیا ہے کہ مناسب صورتوں میں عدالت کو اسمبلی کی کارروائی کے متعلق کسی درخواست کی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔ تاہم فاضل ججوں نے مسلم لیگ کی درخواست حقائق کی بناء پر مسترد کر دی ہے۔

خاص فیصلہ چیف جسٹس ایس اے رحمٰن نے لکھا۔ مسٹر جسٹس عبدالعزیز اور مسٹر جسٹس اکرم نے اس فیصلہ سے اتفاق کیا۔ مسٹر جسٹس ایم آر کیانی اور مسٹر جسٹس شبیر احمد نے علیحدہ علیحدہ فیصلے لکھے ہیں۔ ان فیصلوں میں بھی چیف جسٹس کی رائے سے اتفاق کیا گیا ہے۔

مقدمے کے حقائق اور واقعات کے تجزیہ کے بعد آنریبل چیف جسٹس اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ گو ان سب صورتوں میں عدالت کو صوبائی اسمبلی کی کارروائی کے سلسلہ میں بھی حکم نامے جاری کرنے کا اختیار ہے۔ تاہم زیر بحث درخواست کی نوعیت کی ضرورت ایسی نہیں ہے کہ عدالت اس ضمن میں ایسا کوئی اقدام کرے۔ ان حالات میں درخواست مسترد کی جاتی ہے۔ اور ہدایت کی جاتی ہے کہ فریقین اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

صدر سکندر مرزا لاہور سے گذرے

لاہور ۶ جون۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر میجر جنرل اسکندر مرزا کل پشاور سے کراچی جاتے ہوئے چند گھنٹے لاہور میں ٹھہرے وہ دوپہر کو پشاور سے لاہور پہنچے۔ اور شام کو اپنے طیارہ میں کراچی روانہ ہو گئے۔

دو ایم۔ ایل۔ اے ری پبلکن پارٹی میں

لاہور ۶ جون۔ منٹگمری کے ایم۔ ایل۔ اے ملک نور محمد کھوکھر نے کل ری پبلکن پارٹی میں شامل ہونے کے فیصلہ کا اعلان کیا ہے۔ ڈیرہ غازیخان کے ایم۔ ایل۔ اے مسٹر غلام مرتضیٰ بھی مسلم لیگ سے مستعفی ہو کر ری پبلکن پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم عبدالسلام صاحب درویش قادیان کی اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں بزرگان سلسلہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں (احمد حسین کاتب)

فرانس اور مغربی جرمنی میں سمجھوتہ

لکسمبرگ ۶ جون۔ مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر کانراڈ اڈیناؤر نے گذشتہ شب یہاں اعلان کیا ہے کہ فرانس اور مغربی جرمنی کے درمیان تمام اہم مسائل پر مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر اڈیناؤر نے یہ اعلان وزیر اعظم فرانس مسٹر مولے سے اپنی بات چیت ختم ہونے کے بعد کیا ہے۔